المنہل ریسرچ جرنل

AL-MANHAL Research Journal

Publisher: Centre of Arabic & Religious Studies, Sialkot
E-ISSN 2710-5032   P-ISSN 2710-5024
Vol.02, Issue 02 (July-December) 2022
HEC Category "Y"
https://almanhal.org.pk/ojs3303/index.php/journal/index

Title Detail

Urdu/Arabic: ”الفصل فی الملل والاہواءوالنحل“ کے مصادر اور بیانِ مصادر میں علامہ ابن حزم کے مناہج کا تجزیاتی مطالعہ

English: **An Analytical Study of the Sources of al-Fisal fi al-Milal wa al-Ahwa wa al-Nihal and Methodological Style of Ibn Hazm in revealing his sources of knowledge**

Author Detail

Dr. Abid Naeem
Assistant Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5819-6649
Email: abidnaeem@fccollege.edu.pk

Dr. Nisar Ahmad
Associate Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5174-0752
Email: nisarahmad@fccollege.edu.pk

Hafiz Muhammad Hamza Janjua
Lecturer of Islamic Studies, Department of Sciences and Humanities,
National University of Computer and Emerging Sciences, Lahore Campus
Email: hamza.janjua@nu.edu.pk

Citation:

Dr. Abid Naeem, Dr Nisar Ahmad, and Hafiz Muhammad Hamza Janjua. 2022. "الفصل فی الملل والاہواءوالنحل کے مصادر اور بیانِ مصادر میں علامہ ابن حزم کے مناہج کا تجزیاتی مطالعہ: An Analytical Study of the Sources of Al-Fisal Fi Al-Milal Wa Al-Ahwa Wa Al-Nihal and Methodological Style of Ibn Hazm in Revealing His Sources of Knowledge". Al Manhal Research Journal 2 (2). https://almanhal.org.pk/ojs3303/index.php/journal/article/view/27.

Copyright Notice:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

"الفصل فی الملل والاہواءوالنحل"[1] کے مصادر اور بیانِ مصادر میں علامہ ابن حزم[2] کے مناہج کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the sources of al-Fisal fi al-Milal wa al-Ahwa wa al-Nihal and Methodological Style of Ibn Hazm in revealing his sources of knowledge

Dr. Abid Naeem
Assistant Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5819-6649
Email: abidnaeem@fccollege.edu.pk

Dr. Nisar Ahmad
Associate Professor, Department of Religious Studies, FC College University, Lahore
ORCID ID: https://orcid.org/0000-0001-5174-0752
Email: nisarahmad@fccollege.edu.pk

Hafiz Muhammad Hamza Janjua
Lecturer of Islamic Studies, Department of Sciences and Humanities,
National University of Computer and Emerging Sciences, Lahore Campus
Email: hamza.janjua@nu.edu.pk

ABSTRACT

Masadir (pl. of *Masdar* means sources and sources of knowledge) play very important role in determining the weightage as well as the status of any piece of writing in the field of knowledge. They help to find whether the writing falls in primary or secondary sources of the subject. When it comes to the sources of Islamic literature, it may include Quran, Hadith, Sirah, writings and letters of scholars of the field, meeting with scholars, observation, debates, studentship, direct and indirect narration etc. This article targets the sources of the famous book of Ibn Hazm, *al-Fisal fi al-Milal wa al-Ahwa wa al-Nihal*. Ibn Hazm has been proactive in narrating and critiquing the beliefs and other teachings of revealed as well as non-revealed religions and Muslim schools of thought. He had good knowledge about revealed religions of Judaism and Christianity, therefore he has employed religious terms from Hebrew and Latin religious texts. He had been generous in mentioning the sources of his knowledge on Judaism and Christianity. The sources of his information on non-revealed religions have not been unveiled by him. As far as the matter with his sources of information on Muslim schools of thought is concerned, he has revealed his sources for few ones and not revealed for few others.

Keywords: Sources, Ibn Hazm, *al-Fisal*

مسلم علماء کرام نے دین حنیف کی خدمت اور اشاعت کی خاطر قابلِ قدر اسلامی ادب تخلیق کیا۔ اس ادب کا ایک اہم حصہ علم الکلام اور مطالعہ ادیان و مذاہب کے موضوعات ہیں۔ علامہ ابن حزم کی معرکتہ الآراء تصنیف، "الفصل فی الملل و الاہواء والنحل" کو اس میدان میں مرجع کی حیثیت حاصل ہے۔ درج ذیل مقالہ میں اسی کتاب کی اہمیت اور قدر و قیمت کا تعین کرنے کی خاطر اس کے مصادر اور ان کے بیان میں ابن حزم کے مناہج کا جائزہ لیا جائے گا۔

مصدر کی تعریف اور ضرورت و اہمیت

لفظِ مصادر کی لغوی تحقیق:

عربی لغت کی رُو سے مصدر کا لفظ "ص در" کے مادۂ اشتقاق سے ماخوذ ہے۔ ثلاثی مجرد کے ابواب "نصر ينصر" اور "ضرب يضرب" سے اس کے دو مصادر "صَدَرٌ" اور "صُدُوْرٌ" زیادہ مستعمل ہیں۔ اس مادہ کے معروف معنی کسی جگہ یا مکان کی طرف واپس لوٹ آنے کے آتے ہیں۔ اہل عرب کا قول ہے:

"صدر القوم عن المكان أي رجعوا عنه" یعنی لوگ مکان سے واپس آ گئے۔

قرآن مجید میں بھی سورۂ زلزال کی ایک آیت میں قیامت کی منظر کشی کرتے ہوئے اسی مادہ کو رجوع کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "يومئذ يصدر الناس اشتاتا" [3]

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ روز قیامت لوگ ہماری طرف متفرق ہو کر لوٹیں گے۔[4]

مصادر کا لفظ مصدر کی جمع ہے اور یہ علم الصرف کے مطابق اسم ظرف کا صیغہ ہے، جس کے معنی لوٹنے کی جگہ کے آتے ہیں۔ چونکہ حصولِ علم کی خاطر مصادر مثلاً کتب وغیرہ کی رجوع کرنا پڑتا ہے، لہٰذا مصدر کو یہ نام دیا گیا۔

لفظِ مصادر کی اصطلاحی تعریف:

مصادر سے ہماری مراد وہ تمام مآخذ اور ذرائع معلومات ہیں کہ جن سے کسی کتاب کی تالیف و تصنیف میں استفادہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً قرآن مجید، حدیث شریف، سیرت نبوی ﷺ، مصنفین و علماء کی کتب، رسائل اور خطوط کا مطالعہ، علماء سے ملاقات، معاصرت، تلمذ، مشاہدہ، خط و کتابت، سماع اور بحث و مناظرہ سے حاصل شدہ براہ راست معلومات اور ان کے بارے میں دوسرے اشخاص سے خبر اور روایت کا پہنچنا جیسے ذرائع سے بالواسطہ معلومات کا پہنچنا وغیرہ۔

مصادرِ کتاب کے جاننے کی ضرورت و اہمیت:

کتاب کے مصادر کی معرفت ایک ضروری اور اہم امر ہے، جس کے متعدد فوائد ہیں، ان میں سے چند ایک فوائد حسب ذیل ہیں:

(أ) مصادرِ کتاب کی معرفت اس کتاب میں موجود معلومات کی صحت و عدم صحت کو جانچنے کے لیے ایک پیمانہ کا کام کرتی ہے مثلاً اگر ایک کتاب اس علم اور فن کے اولین مصادر سے ماخوذ ہے تو اس میں موجود معلومات مستند قرار پاتی ہیں، بصورت دیگر ان معلومات کا درجہ یا تو ثانوی استنادی حیثیت کا حامل قرار پاتا ہے یا ان کی صحت مشکوک ہو جاتی ہے۔

(ب) کسی کتاب کا اس علم اور فن کی دوسری کتب کے مقابلے میں درجہ اور مرتبہ اسی صورت میں متعین کیا جا سکتا ہے کہ جب اس کے مصادر کا علم ہو لہٰذا معرفتِ مصدرِ کتاب کی حیثیت علم حدیث میں سند کی سی ہے۔ جس حدیث کی سند عالی ہو اور شذوذ و علل سے خالی ہو تو وہ حدیث مستند سمجھی جاتی ہے اور اگر سند میں شذوذ و علل پائی جائیں تو اس کی استنادی حیثیت کمزور ہو جاتی ہے۔ اسی طرح مصادرِ کتاب بھی، قارئین کے لیے اس کتاب کا علمی مرتبہ جاننے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

(ت) معرفتِ مصادرِ کتاب ناصرف اس کتاب بلکہ اس کے مصنف کی علمی استعداد اور مہارت کو پرکھنے کے لیے بھی کسوٹی کا کام دیتی ہے۔

(ث) نیز مصادرِ کتاب کو جاننا، کسی کتاب کے منہج کو جاننے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

الغرض معرفتِ مصادر بلاشبہ ایک اہم امر ہے۔ اسی بناء پر ہم آئندہ سطور میں "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" کے مصادر کے بارے میں تفصیلی تحقیق پیش کریں گے۔

"الفصل فی الملل والاھواءوالنحل" کے مصادر کا بیان:

غیر اسلامی مذاہب کے بیان میں علامہ ابن حزم ظاہری کے مصادر:

زمانی ترتیب کے پیشِ نظر ہم غیر اسلامی مذاہب کے بیان میں علامہ ابن حزم ظاہری کے مصادر کے حوالے سے درج ذیل ترتیب مدنظر رکھیں گے:

۱۔ مجوسیت کے بیان میں علامہ ابن حزم کے مصادر ۲۔ یہودیت کے بیان میں علامہ ابن حزم کے مصادر

۳۔ عیسائیت کے بیان میں علامہ ابن حزم کے مصادر ۴۔ متفرق مصادر

مذہبِ مجوسیت کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم نے اپنی معروف تصنیف "الفصل فی الملل والاھواء والنحل" میں مذہب مجوسیت کے معتقدات اور دیگر متعلقہ تفصیلات بیان کرتے ہوئے ان معلومات کے مصادر کو بیان کرنے کا التزام بالکل نہیں کیا۔ البتہ وہ مجوس کی مقدس مذہبی کتاب "خذای نامہ" کے اسکندر رومی کے فارس پر حملے کے دوران ضائع ہو جانے کا واقعہ بشیر ناسک اور چند دیگر علماءِ مجوس کے حوالے سے نقل کرتے ہیں مگر ان علماءِ مجوس کے نام ابن حزم کی کتاب میں مذکور نہیں ہیں۔ [5]

مذہبِ یہودیت کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم کی کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد قاری کے لیے یہ اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں کہ ابن حزم دیگر الہامی کتب اور ان کے مذہبی لٹریچر سے بخوبی آگاہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے یہودی اصطلاحات کو مدنظر رکھتے ہوئے جب بھی تورات کی اصطلاح استعمال کی ہے تو اس سے اسفارِ خمسہ موسوی(The Pentateuch/ The Five Books of Moses)مراد لیے ہیں۔ کتب یہود کی اصطلاح سے ان کی مراد اسفارِ خمسہ کے ماسوا عہد نامہ قدیم(The Old Testament) یا تناخ (The Tanakh) میں شامل دیگر اسفار ہیں۔ اسی طرح ابن حزم کا منہج بیان یہ ہے کہ وہ تلمود(The Talmud) اور اس کی ذیلی کتب کا ذکر عہد نامہ قدیم کے عنوان کے تحت کرنے کی بجائے مستقل طور پر ان کے عبرانی اسماء یا "یہود کی کتب معظمہ" کے عنوان کے ذیل میں کرتے ہیں۔ متعدد مواقع پر کتب یہود کے لیے عربی کی بجائے عبرانی اصطلاحات کی تعریف ان کی عبرانی زبان (Hebrew language) سے واقفیت کا بھی پتہ دیتی ہے۔ درج ذیل جدول میں علامہ ابن حزم کے زیرِ مطالعہ یہودی کتب مقدسہ، موجودہ زمانے میں ان کے معروف انگریزی واُردو اسماء اور "الفصل فی الملل والاہواءوالنحل" میں موجود حوالہ جات کی تفصیل موجود ہے۔ [6]

نمبر شمار	علامہ ابن حزم کے ذکر کردہ یہودی مصادر	یہودی مصادر کے انگریزی نام	مصادر کے اردو نام	"الفصل" سے حوالہ جات
۱	توراۃ(مراد سفر التکوین)[7]	Book of Genesis	کتابِ تکوین[8]	۱/۲۴۰؛ ۲/۲۱
۲	توراۃ (مراد سفر الخروج)	Book of Exodus	کتابِ خروج	۱/۱۸۱
۳	توراۃ (مراد سفر التثنیۃ)	Book of Deuteronomy	کتابِ تثنیۂ شرع	۱/۱۹۴
۴	السفر الثانی (مراد سفر الخروج)	Book of Exodus	کتابِ خروج	۱/۲۴۶، ۲۶۵
۵	السفر الثالث (مراد سفر اللاویین)	Book of Leviticus	کتابِ اَحبار	۱/۲۶۱
۶	السفر الرابع (مراد سفر العدد)	Book of Numbers	کتابِ عدد	۱/۲۵۴، ۲۶۱، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷
۷	السفر الخامس (مراد سفر التثنیۃ)[9]	Book of Deuteronomy	کتابِ تثنیۂ شرع	۱/۲۵۳، ۲۵۶، ۲۸۲، ۲۹۹
۸	توراۃ السامریۃ	Samaritan Bible	سامری تورات	۱/۱۷۷، ۲۰۲
۹	کتب الیہود			۱/۲۱۵، ۲۶۱، ۳۲۰، ۳۲۱_۳۲۴، ۲/۲۸
۱۰	سفر / مصحف / کتاب یوشع	Book of Joshua	کتاب یوشع	۱/۱۸۱، ۲۴۳، ۲۶۴، ۲۶۷، ۲۷۵، ۳۰۶
۱۱	سفطیم / شغطیم (عبرانی نام)	Book of Judges	کتب ملوک	۱/۲۴۴
۱۲	ملاخیم / ملا خیھم / ملاجیم (عبرانی نام)	Book of Kings		۱/۲۴۴؛ ۲/۲۸، ۳۱
۱۳	وبراھیاشیم / وبراھیامیم / ودیراھیامیم (عبرانی نام)	Book of Chronicles	کتب اخبار	۲/۲۸، ۳۱
۱۴	الزبور	Book of Psalms	کتاب مزامیر[10]	۱/۱۲۰، ۳۰۷؛ ۲/۱۸
۱۵	کتبِ سلیمان			۲/۱۸
I	مثلا (عبرانی نام)	Book of Proverbs	کتاب اَمثال	۱/۳۱۰
Ii	فوھلث (عبرانی نام)	Book of Ecclesiastes	کتابِ جامع	۱/۳۱۰
Iii	شارھسیر (عبرانی نام)	Book of the Song of Solomon	کتاب نشید الاناشید	۱/۳۱۰
۱۶	سفر / کتاب شعیاء / اشعیاء	Book of Isaiah	کتابِ اِشعیا	۱/۱۲۰، ۱۸۱، ۳۱۱؛ ۲/۱۸
۱۷	کتاب ارمیاء	Book of Jeremiah	کتاب اِرمیا	۲/۱۸
۱۸	کتاب حزقیا[11]	Book of Ezekiel	کتاب حزقیال	۱/۳۱۱
۱۹	کتاب زخریا	Book of Zechariah	کتاب زکریاہ	۲/۱۸
۲۰	التلمود	The Talmud	تلمود / تالمود	۱/۳۲۴، ۳۲۵

I	شعر توما (عبرانی نام)[12]			۱/۳۲۴۱/۳۲۴
Ii	سادر ناشیم (عبرانی نام)	Seder Nashim		۱/۳۲۵
۲۱	یہودی کتبِ تاریخ			۱/۲۷۳
۲۲	تاریخ عیسویہ۔یوسف بن ہارون ہارونی		تاریخ یوسیفوس[13]	۱/۱۷۹،۲۰۲
۲۳	علماءِ یہود کے اقوال			۱/۳۲۲،۳۲۳

عیسائیت سے متعلق "الفصل" کے مصادر:

نمبر شمار	علامہ ابن حزم کے ذکر کردہ عیسائی مصادر کے نام	عیسائی مصادر کے انگریزی نام	عیسائی مصادر کے اُردو نام	"الفصل" سے حوالہ جات
۱	الا نجیل	The Gospel	انجیلِ مقدس	۱/۱۱۳،۱۹۵؛۲/۱۳،۱۶
۲	کتب النصاری			۲/۱۳
۳	انجیل متی اللوانی	The Gospel According to Matthew Levi	انجیل بمطابق متی	۲/۲۷، ۲۹، ۳۳، ۳۵، ۴۱،۴۵،۴۶،۴۷
۴	انجیل مارقش / مارقس / مرقش	The Gospel According to Mark	انجیل بمطابق مرقیس	۲/۴۲، ۵۶، ۵۹، ۷۳، ۹۲،۱۱۷،۱۳۵
۵	انجیل لوقا	The Gospel According to Luke	انجیل بمطابق لوقا	۱/۲۰؛۲/۳۲،۳۶،۳۹، ۴۲،۵۵،۵۹،۱۳
۶	انجیل یوحنا/ انجیل یوحنا بن سبذای / سیذای	The Gospel According to John S/o Zebedee	انجیل بمطابق یوحنا	۱/۱۱۸،۱۱۹،۱۲۱؛۲/۴۲، ۴۳،۶۴،۸۲
۷	الا نجیل/ الاناجیل الاربعۃ/ جمیع الاناجیل	The Four Gospels		۲/۱۳،۱۴،۵۳،۸۲،۹۴
۸	الافرکسیس (مصنف:لوقا طبیب)	The Acts of the Apostles	رسولوں کے اعمال[14]	۲/۱۴،۱۵،۱۶
۹	الوحی والاعلان (مصنف: یوحنا بن سبذای)	The Revelation to John[15]	مکاشفہ	۲/۱۵،۲۰۱
۱۰	الرسائل القانونیہ (سات خطوط)	General Epistles	خطوطِ عام[16]	۲/۱۵
۱۱	یوحنا بن سبذای کے تین خطوط	Three Epistles of John	یوحنا کے خطوط	۲/۲۰۱
۱۲	پولس کے خطوط			۲/۲۰۲،۲۰۳،۲۰۴
۱۳	شمعون کے خطوط			۲/۲۰۲
۱۴	علماء نصاریٰ کے اقوال			۲/۳۳
۱۵	متکلمین نصاریٰ			۱/۱۲۸
۱۶	پولس کے اہل قونیہ کو خطوط			۱/۱۱۳،۱۱۴
۱۷	یوحنا کی کتاب [کتاب کا نام مذکور نہیں]			۲/۲۰۵

(د) متفرق مصادر

غیر اسلامی مذاہب کے حوالے سے متفرق مصادر کی لسٹ حسب ذیل ہے:

ا۔ ارسطو کی کتاب الحیوان:

"مناقضات التوراۃ" نامی بحث میں یاجوج ماجوج کے بارے میں لکھتے ہوئے ابن حزم نے معروف یونانی فلسفی ارسطو بن نیقوماخوس (Aristotle S/O Nicomachus)(م ۳۲۲ق م) کی کتاب، "کتاب الحیوان" (History of Animals) کا ذکر کیا ہے۔[17]

۲۔ بطلیموس اقلوذی (م ۱۴۰ء)(Claudius Ptolemy) کی کتاب جغرافیا (The Geography):

معروف یونانی فلسفی، بطلیموس اقلوذی (م ۱۴۰ء) (Claudius Ptolemy) کی مشہور زمانہ کتاب "جغرافیا" (The Geography)) کا ذکر "الفصل" میں "مناقضات التوراۃ" نامی بحث میں ملتا ہے۔[18]

اسلامی مسالک کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

منسوب الی الاسلام فرقوں کے مصادر کے بیان میں ہم درج ذیل ترتیب اختیار کریں گے:

ا۔ اہل السنت	۲۔ شیعہ
۳۔ خوارج	۴۔ مرجئہ
۵۔ معتزلہ	۶۔ مجسمہ
۷۔ متکلمین	۸۔ گمراہ صوفیاء
۹۔ جاہل متکلمین	۱۰۔ متفرق مصادر

ا۔ مسلکِ اہل السنت کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم نے دیگر اسلامی مسالک کے برعکس اہل السنت کے معتقدات کے ذکر اور ان پر بحث کی خاطر کوئی مستقل عنوان یا فصل قائم نہیں کی بلکہ وہ مختلف ابحاث عقائد کے ضمن میں ان کا ذکر اور موقف بیان کرتے جاتے ہیں۔ علامہ کے نزدیک اہل السنت سے مراد کون ہیں، یہ جاننے کے لیے ان کے نزدیک اہل السنت کی تعریف ملاحظہ کریں:

"أهل السنة الذين نذكرهم أهل الحق، ومن عداهم فأهل البدعة، فانهم الصحابة رضى الله عنهم، وكل من سلك نهجهم من خيار التابعين رحمهم الله تعالى، ثم أصحاب الحديث ومن اتبعهم من الفقهائ جيلا فجيلاً الى يومنا هذا، ومن اقتدى بهم من العوام فى شرق الأرض وغربها رحمة الله عليهم" 19

مقصود کلام یہ ہے کہ علامہ ابن حزم کے نزدیک درج ذیل افراد اہل السنت کے لقب کے سزاوار ہیں:

ا۔ صحابہ کرامؓ

۲۔ صحابہ کرامؓ کے نقش قدم کی پیروی کرنے والے معزز تابعین کرام

۳۔ محدثین کرام

۴۔ محدثین کرام کی اتباع کرنے والے تمام ادوار سے تعلق رکھنے والے فقہاء کرام

۵۔ صحابہ کرامؓ، تابعینِ عظام، محدثین اور فقہاء کے پیروکار عوام الناس

علامہ کے نزدیک مذکورہ پانچ قسم کے گروہ اہل السنت ہونے کی بناء پر اہل الحق ہیں اور اُن کے ماسوا تمام گروہ بدعتی و گمراہ ہیں۔ یہ تعریف بیان کرنے کے بعد علامہ ابن حزم نے صفاتِ باری تعالیٰ کی بحث میں اہل السنت کے گروہوں کا موقف متعدد مواقع پر بیان کیا ہے۔[20]

"الفصل" میں ذکر کردہ مصادرِ اہل السنت کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ قرآن مجید　　۲۔ حدیث و سنتِ نبوی ﷺ

۳۔ سیرتِ نبوی ﷺ　　۴۔ کتبِ اہل السنت

مصدرِ اول: قرآن مجید:

اہل السنت کے تمام مصادر میں خدائی کلام، قرآن مجید کو فوقیت حاصل ہے۔ دیگر مصنفینِ کتبِ ملل و نحل کی بنسبت علامہ ابن حزم کے ہاں قرآن کریم سے استشہاد بکثرت نظر آتا ہے۔ "الفصل" کی شاید ہی کوئی بحث ہو، جو قرآنی استشہاد سے خالی ہو۔ انہی وجوہ کی بناء پر یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ علامہ ابن حزم کے نزدیک اہل السنت کا سب سے اولین اور بنیادی مصدر قرآن مجید ہی ہے۔[21]

مصدرِ دوم: حدیث و سنت نبوی ﷺ:

اہل السنت کے عقائد و افعال کا دوسرا بڑا مصدر قرآن کی تشریحات قولیہ و عملیہ ہیں، جو آنحضرت ﷺ کی حدیث اور سنت کے نام سے معروف ہیں۔ اسی مصدر میں نہ صرف آنحضرت ﷺ بلکہ ان کے تربیت یافتہ صحابہ کرامؓ اور ان کے فیض یافتہ تابعینِ کرام کے اقوال و افعال بھی شامل ہیں۔ علامہ ابن حزم کے نزدیک اہل السنت کے عقائد اور تعلیمات کی تشکیل انہی بزرگ ہستیوں کی مرہونِ منت ہیں۔ اسی وجہ سے ابن حزم اپنی کتاب میں جابجا احادیث و سننِ نبویہ اور اقوال و افعالِ صحابہ کرامؓ اور تابعینِ عظام سے استدلال کرتے نظر آتے ہیں۔

علامہ ابن حزم نے "الفصل" میں دوسو (۲۰۰) سے زائد احادیث ذکر کی ہیں، جن میں سے کئی احادیث کے راوی خود ابن حزم ہیں۔[22]

مصدرِ سوم: سیرتِ نبوی ﷺ:

اہل السنت کے دینی معتقدات و افعال کا تیسرا بڑا ماخذ آنحضرت ﷺ کا زندگی گزارنے کا پاک طریقہ ہے۔ علامہ ابن حزم کے نزدیک سیرتِ نبوی ﷺ کی اہمیت درج ذیل عبارت سے واضح ہوگئی:

> **"فان سيرة محمد ﷺ لمن تدبرها تقتضی تصديقه ضرورة، وتشهد له بانه رسول الله ﷺ حقا، فلو لم تكن له معجزة غير سيرته ﷺ لكفى، وذلک انه عليه السلام نشأ كما قلنا فی بلاد الجهل لا يقرأ ولا يكتب، ولا خرج عن تلک البلاد قط الا خرجتين، احداهما: الى الشام وهو صبی مع عمه الى اول ارض الشام ورجع۔ والاخرى: ايضا الى اول الشام، ولم يطل بها البقاء، ولا فارق قومه قط، ثم اوطأ الله تعالى رقاب العرب كلها، فلم تتغير نفسه،**

ولا حالت سيرته الى انه مات، ودرعه مرهونة في شعيرلقوت اهله اصواع ليست بالكثيرة، ولم يبت قط في ملكه درهم ولا دينار، وكان يأكل على الأرض ما وجد، ويخصف نعله بيده، ويرقع ثوبه، ويؤثر على نفسه"[23]

یعنی حضرت محمد ﷺ کی سیرت خود اس میں غور کرنے والے کو لازماً آپ ﷺ کی تصدیق پر آمادہ کرتی ہے اور اس امر کی شہادت دیتی ہے کہ بلاشبہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ اگر آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے ماسوا آپ کو [من جانب خداوندی] کوئی اور معجزہ عطا نہ ہوتا تو تب بھی آپ ﷺ کی سیرت [بطور معجزہ] کافی تھی۔ آنحضرت ﷺ جہالت کی بستی میں پیدا ہوئے، آپ ﷺ نہ پڑھنا جانتے تھے اور نہ ہی لکھنا، نیز آپ ﷺ اپنی بستی سے ماسوائے دو مرتبہ کے، کبھی بھی باہر نہ گئے تھے۔ آپ ﷺ کا ایک سفر اپنے تایا [ابو طالب] کے ساتھ اوائل ملکِ شام کی طرف تھا، جہاں سے آپ ﷺ جلد واپس لوٹ آئے، دوبارہ بھی اوائل ملک شام میں تشریف لے گئے، مگر وہاں زیادہ دیر قیام نہ فرمایا۔ الغرض آپ ﷺ نے ساری زندگی اپنی قوم کے سامنے بسر کی۔ [نبوت اور فتوحاتِ حجاز کے بعد] اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کی گردنیں آپ ﷺ کے قدموں تلے کر دیں، مگر آپ ﷺ کے مزاج میں نہ تو کوئی [منفی] تبدیلی واقع ہوئی اور نہ ہی آپ ﷺ کا مزاج بدلا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ آپ ﷺ کی زرہ اپنے اہل خانہ کی خوراک کی خاطر چند صاع جَو کے بدلے میں رہن رکھی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے کبھی بھی اس حالت میں رات بسر نہیں کی کہ چند درہم و دینار آپ ﷺ کی ملکیت میں موجود ہوں۔ آپ ﷺ کو جو بھی کھانے کے لیے میسر آتا، اُسے زمین پر بیٹھ کر تناول فرماتے تھے، اپنے نعل مبارک کو اپنے دستِ مبارک سے گانٹھ لیتے تھے، اپنے کپڑوں میں خود پیوند لگا لیتے تھے اور دوسروں کی ضروریات کو اپنی ضروریات پر فوقیت دیتے تھے۔

علامہ ابن حزم نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ سے متعلقہ متعدد ابحاث اپنی کتاب میں نقل کی ہیں۔ مثلاً معجزات النبی ﷺ، اعلام النبوت وغیرہ۔[24]

مصدرِ چہارم: کتب اہل السنت:

علامہ ابن حزم نے "الفصل" میں صفاتِ باری تعالیٰ اور دیگر متعلقہ ابحاث کے ضمن میں اپنے نزدیک اہل السنت کے لقب کے حامل جماعتوں کا موقف تو بالتفصیل بیان کیا ہے، لیکن ان معلومات کے کتابی مصادر کو بالتصریح بیان کرنے کا التزام نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں اہل السنت کے محض ایک مصدر کا ذکر ملتا ہے اور وہ ابو عبید القاسم بن سلام ہروی (م ۲۲۴ھ / ۸۳۸ء) کی کتاب "الایمان" ہے۔[25]

اس مقام پر یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ علامہ ابن حزم نے فکری تشدد سے کام لیتے ہوئے معزز ائمہ کرام مثلاً امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام ابو الحسن اشعری، علامہ ابو بکر باقلانی اور ان جیسے متعدد جبال العلم کو اہل السنت میں شمار نہیں کیا اور انہیں سخت تنقید کا نشانہ بھی بنایا ہے۔

اسی طرح انہوں نے "الفصل" میں کئی مقامات پر ان علماء کرام کی طرف ایسی آراء کی نسبت بھی کی ہے کہ جو بالکلیہ غلط اور ان حضرات کے اصل موقف کی بالکل ترجمانی نہیں کرتی۔[26]

اس غلط نسبت کی درج ذیل وجوہ ممکن ہیں:

۱۔ علامہ ابن حزم نے ان علماء کی تصانیف کا براہِ راست مطالعہ نہیں کیا بلکہ ثانوی مصادر سے ان کے موقف کو سمجھنے کی کوشش کی۔

۲۔ علامہ ابن حزم سے ان حضرات کی تحریروں کو سمجھنے میں سہو ہو گیا۔[27]

ب۔ مسلکِ شیعہ کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم نے اپنی معروف تصنیف "الفصل" میں شیعہ مسلک کے معتقدات، ان کے ذیلی گروہوں کے اعتقادات کے بیان اور ان پر نقد میں کافی تفصیل سے کلام کیا ہے لیکن ان کے مصادر پر مختصراً گفتگو کی ہے۔ محققین کی تحقیق کے مطابق ابن حزم نے چار شیعہ کتب کو مصدر کے طور پر اپنی کتاب میں جگہ دی ہے[28] تفصیل ملاحظہ کریں:

۱۔ ہشام بن حکم رافضی کوفی کی "المیزان":

ابن حزم نے "شنع الشیعہ" نامی بحث میں "المیزان" کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کے مصنف ہشام بن حکم رافضی کوفی ہیں۔ علامہ کے بقول یہ ہشام کی معروف تصنیف سمجھی جاتی ہے۔[29]

۲۔ اسحاق بن محمد نخعی کوفی کی "الصراط":

الصراط نامی کتاب شیعہ کے ایک متشدد فرقے، جو (نعوذ باللہ) الوہیت حضرت علی المرتضیٰؓ کے قائل تھے، کے ایک متکلم اسحاق بن محمد نخعی الاحمر کوفی (م ۲۸۶ھ / ۸۹۹ء) کی تصنیف ہے۔[30]

۳۔ فیاض بن علی کی "القسطاس":

"القسطاس" شیعہ کے ایک گروہ محمدیہ سے تعلق رکھنے والے شیعہ عالم فیاض بن علی کی تصنیف ہے۔ یہ فرقہ کفریہ عقائد کا حامل ہے۔ ان کا نظریہ ہے کہ (نعوذ باللہ) حضرت محمد ﷺ ہی خدا ہیں۔[31]

۴۔ حسن بن صالح بن حی ہمذانی (م ۱۶۸ھ / ۷۸۵ء) کی کتب:

علامہ ابن حزم نے "امامت" کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے شیعہ فرقہ زیدیہ کے معروف عالم، حسن بن صالح بن حی ہمذانی ثوری کوفی (م ۱۶۸ھ / ۷۸۵ء) کی چند کتب کے زیر مطالعہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔[32]

۵۔ شیعہ علماء سے معاصرت و ملاقات:

علامہ ابن حزم نے دو شیعہ علماء سے معاصرف اور ملاقات کا احوال بیان کیا ہے:

۱۔ ابن نفق اللیل المحدث:

علامہ ابن حزم کے مطابق ابن نفق علم روایت میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ دونوں حضرات کی ملاقات اندلس کے شہر طلبیرہ (Talavera) میں ہوئی تھی۔[33]

ب۔ محمد بن عبد اللہ الکتاب:

ان شیعہ عالم سے بھی علامہ کی ملاقات اور گفتگو ہوئی تھی۔[34]

ج۔ مسلکِ خوارج کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

الفصل فی الملل والاہواء والنحل میں خوارج کے مسلمہ عقائد، ان کے ذیلی گروہوں کے مختلف فیہ نظریات اور ان پر مفصل نقد کی ابحاث پڑھنے کو ملتی ہیں۔ علامہ ابن حزم کے مطابق ان کے عہد تک خوارج کے تمام گروہ ماسوائے فرقۂ اباضیہ اور فرقۂ صفریہ معدوم ہو چکے تھے[35]۔ چونکہ خوارج پر عملی رنگ غالب تھا۔ لہٰذا وہ عبادات، قتال اور مناظرات وغیرہ جیسے عمل کاموں میں پیش پیش رہتے تھے۔ وہ اہل السنت، معتزلہ اور فلاسفہ وغیرہ کی طرح اہل علم اور اہل تصنیف نہ تھے[36]۔ انہی وجوہ کی بنیاد پر ان کے علمی مصادر بہت کم دستیاب ہیں۔

علامہ ابن حزم بھی اپنی معروف تصنیف "الفصل" میں مصادرِ خوارج کے حوالے سے کوئی معلومات فراہم نہیں کرتے البتہ وہ خوارج کے دو معروف علماء سے اپنی ملاقات کا احوال بیان کرتے ہیں:

ا۔ علامہ ابن حزم معروف معتزلی عالم، ضرار بن عمرو غطفانی (م ۱۹۰ھ / ۸۰۵ء) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ وہ عذابِ قبر کے وقوع کے منکر تھے۔ اس کے بعد وہ تصریح کرتے ہیں کہ یہی مسلک اُن خوارج کا بھی تھا، جن سے علامہ ابن حزم کی ملاقات ہوئی تھی۔ علامہ کے الفاظ ملاحظہ کریں:

"ذهب ضرار بن عمرو الغطفانى أحد شيوخ المعتزلة الى انكار عذاب القبر، وهو قول من يقينا من الخوارج" 37

ب۔ ایک دوسرے مقام پر ابن حزم اندلسی، اندلس کے اباضی خوارج سے اپنی ملاقات کا احوال یوں بیان کرتے ہیں:

"وشاهدنا الاباضية عندنا بالأندلس يحرمون طعام أهل الكتاب"[38]

یعنی ہم نے اندلس میں موجود اباضی خوارج کو دیکھا کہ وہ اہل کتاب کے کھانے کو حرام سمجھتے تھے۔

مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے کہ اندلس میں موجود خوارج کا مشاہدہ اور ان سے بالمشافہ ملاقات، علامہ ابن حزم کی خوارج کے بارے میں معلومات کے مصادر ہیں۔

د۔ مسلکِ مرجئہ کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مرجئہ کی اصطلاح درج ذیل چار گروہوں پر بولی جاتی ہے اور ان میں سے تین متقدم گروہوں کے لیے مرجئہ کی اصطلاح استعمال کرنے میں علامہ ابن حزم منفرد ہیں:

جہمیہ، اشاعرہ، کرامیہ اور مرجئۃ الفقہاء۔[39]

ی۔ جہمیہ کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

جہمیہ نامی فرقہ جعد بن درہم (م۱۰۵ھ / ۷۲۴ء) اور اس کے شاگرد ابو محرز جہم بن صفوان (۱۲۸ھ / ۷۴۶ء) کی طرف منسوب ہے۔ ان دونوں حضرات کی کوئی ایسی تصنیف موجود نہیں، جو ان کے مذہب کے بارے میں آگاہ کر سکے۔ جہمیہ کے حوالے سے معلومات کے دستیاب نہ ہونے کی ممکنہ وجوہ درج ذیل ہیں:

۱۔ جہمیہ کا ظہور اس زمانے میں ہوا کہ جو دین سے قربت اور بدعات سے لا تعلقی کا دور تھا۔ لہٰذا بدعات پر مبنی دعوتِ جہمیہ کو پذیرائی حاصل نہ ہو سکی اور ان سے متعلق معلومات بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ نہ ہو سکیں۔

۲۔ جعد اور جہم اُس معاشرے میں صاحب علم افراد کے طور پر شہرت کے حامل نہ تھے۔ لہٰذا ان کے اقوال و آراء کو محفوظ کرنے کا اہتمام نہ کیا گیا۔

۳۔ نیز اس دور میں تصنیف و تالیف کے ذریعے معلومات کو محفوظ کرنے کا رواج بھی کم تھا۔

۴۔ اس دور میں وقوع پذیر ہونے والے عظیم سوانح مثلاً دولتِ بنو امیہ کا سقوط اور ابو مسلم خراسانی کے حکومتِ وقت کے خلاف بغاوت جیسے اہم واقعات نے مؤلفین اور مؤرخین کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی اور دیگر معاملات مثلاً جہمیہ کے عقائد وغیرہ کی طرف خاطر خواہ توجہ نہ دی گئی۔

۵۔ چونکہ جہم بن صفوان خراسان کا باسی تھا اور اُس دور کے اسلامی علمی مراکز مثلاً حجاز، عراق اور شام سے دوری پر رہتا تھا لہٰذا اس کی تعلیمات احسن انداز سے اسلامی علمی مراکز تک نہ پہنچ پائیں۔[40]

مذکورہ بالا وجوہات کی بنیاد پر مصنفین ملل و نحل بشمول علامہ ابن حزم مصادر جہمیہ سے بخوبی واقفیت کے حامل نہ تھے۔

ب۔ اشاعرہ کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم کے نزدیک مرجئہ کا لقب پانے والے اشاعرہ کے مصادر ملاحظہ کریں:

۱۔ امام ابو الحسن علی اشعری (م۳۲۴ھ / ۹۳۶ء) کی کتب:

امام ابو الحسن اشعری کی درج ذیل کتب کا ذکر علامہ ابن حزم کے ہاں ملتا ہے:

ا۔ المجالس:

ابن حزم نے "الفصل" میں دو مقامات پر علامہ اشعری کی اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے۔[41]

ب۔ الموجز:

الموجز نامی اس کتاب کا ذکر الفصل میں ایک مقام پر ملتا ہے۔[42]

۲۔ قاضی ابو بکر محمد بن طیب باقلانی (م۴۰۲ھ / ۱۰۱۳ء) کی کتب:

"الفصل" میں علامہ ابن حزم نے اشاعرہ کے معتقدات پر بحث اور تنقید کے دوران متعدد مقامات پر علامہ باقلانی کے اقوال کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن حزم کی جانب سے علامہ باقلانی کی درج ذیل کتب کی تفصیل سامنے آتی ہے:

ا۔ الانتصار فی القرآن:

علامہ باقلانی کی اس کتاب کا ذکر "الفصل" میں دیگر کتب کی بنسبت زیادہ ملتا ہے۔[43]

ب۔ الحرۃ:

علامہ ابن حزم نے مذکورہ کتاب کی بابت اس گمان کا اظہار کیا ہے کہ یہ علامہ باقلانی کی تصنیف ہے۔"[44]

ج۔ علامہ باقلانی کی دیگر کتب:

"الفصل" میں مذکور تحریراتِ ابن حزم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ علامہ باقلانی کی عقائد اور اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر تحریر شدہ کتب سے واقف تھے لیکن انہوں نے ان کتب کے نام ذکر نہیں کیے۔ ابن حزم نے "الکلام فی العلم" یعنی کلام کی صفتِ الٰہی پر بحث کرتے ہوئے علامہ باقلانی کے اس بارے میں موقف پر درج ذیل الفاظ میں نقد کیا:

"والعجب من هذا كله تصريح الباقلاني، وابن فورك في كتبهما في الأصول وغيرها" [45]

مذکورہ مقام کے علاوہ "الفصل" میں ایک دوسرے مقام پر علامہ باقلانی کی ایک تحریر کا ذکر ملتا ہے، جس کا حوالہ مذکور نہیں۔ ابن حزم لکھتے ہیں:

"رأيت للباقلاني في فصل من كلامه" [46]

"الفصل" میں علامہ باقلانی کی مذہبِ قرامطہ سے متعلق ایک کتاب کا تذکرہ ملتا ہے جس کا نام مذکور نہیں۔ ابن حزم لکھتے ہیں:

"ومن شنعهم [أي شنع المرجئة] قول الباقلاني في كتابه في مذاهب القرامطة قرب اخر الكتاب في باب ترجمته ذكر جمل مقالات الدهرية والفلاسفة والشنوية"[47]

یعنی مرجئہ کی خرابیوں میں باقلانی کا وہ کلام بھی شامل ہے، جو اس کی اس کتاب میں مذکور ہے کہ جو قرامطہ کے گروہوں کے بیان میں ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک باب ہے، جس کا عنوان "دہریہ، فلاسفہ اور ثنویہ کے مقالات کا اجمالی بیان" ہے۔

د۔ علامہ ابن حزم کی علامہ باقلانی سے ملاقات:

علامہ باقلانی کے متعدد اقوال کا ذکر "الفصل" میں ملتا ہے۔ البتہ ان تمام اقوال کے مصادر کی تصریح ابن حزم کے ہاں نہیں ملتی۔[48] ایک مقام پر علامہ ابن حزم، علامہ باقلانی کے ساتھ اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے یوں گویا ہیں:

"رأيت الباقلاني يقول"[49]

۳۔ علامہ ابوجعفر محمد بن احمد سمنانی (م ۴۴۴ھ / ۱۰۵۲ء) کی کتب:

اشاعرہ پر نقد کرتے ہوئے علامہ ابن حزم نے علامہ باقلانی اور قاضی موصل، علامہ سمنانی اشعری کے اقوال کو سب سے زیادہ ذکر کرنے کے بعد ہدفِ تنقید بنایا ہے۔ علامہ سمنانی اشعری کی کتب درج ذیل ہیں۔

ا۔ الامامۃ:

علامہ سمنانی کی کتاب "الامامۃ" کا علامہ ابن حزم نے بالاستیعاب مطالعہ کیا، وہ اسے ایک ضخیم کتاب قرار دیتے ہیں۔[50]

ب۔ علامہ سمنانی کی دیگر کتب:

ابن حزم چند مقامات پر علامہ سمنانی کی کسی کتاب کا حوالہ دیتے نظر آتے ہیں، لیکن وہ ان کا نام بیان نہیں کرتے[51]۔ عین ممکن ہے کہ اُن کا اشارہ مذکورہ کتاب "الامامۃ" کی طرف ہی ہو۔

ج۔ اقوالِ سمنانی:

"الفصل" میں کئی جگہ علامہ سمنانی کے اقوال مذکور ہیں۔ اسی دوران ابن حزم ان کو اپنا ہم عصر قرار دیتے ہیں اور اپنے وقت کے بڑے اشعری علماء میں شمار کرتے ہیں[52]۔

۴۔ ابو بکر محمد بن الحسن بن فورک (م ۴۰۶ھ / ۱۰۱۵ء) کی کتب:

علامہ ابن حزم نے ابن فورک کی کتاب "الاصول" سے ان کے نظریات کو نقل کیا ہے۔ البتہ وہ اس کتاب کی ابن فورک کی طرف نسبت میں شک کا شکار ہیں۔ الفصل کی عبارت درج ذیل ہے:

"ونص هذا السمناني، ومحمد بن فورک في صدر كلامه في كتاب أظنه الأصول"۔[53]

ایک دوسرے مقام پر بھی وہ ابن فورک کی دیگر کتب سے بھی ان کا موقف نقل کرتے ہیں، لیکن ان کے نام بیان نہیں کرتے۔[54]

۵۔ عطاف بن دوناس قیروانی کی کتب:

"الفصل" میں علامہ ابن حزم عطاف بن دوناس قیروانی اشعری کا ذکر دو مرتبہ کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی کتاب، جس کا نام انہوں نے بیان نہیں کیا ہے، میں اہل السنت کے خلاف نظریات موجود ہیں، جن کی تردید میں ابن حزم نے ایک مفصل کتاب بعنوان "**اليقين في النقض على الملحدين المتحجين على ابليس اللعين وسائر الكافرين**" تحریر کی تھی۔[55]

۶۔ کتب و اقوالِ اشاعرہ:

علامہ ابن حزم "الفصل" میں چند مقامات پر چند ایسی کتب اشاعرہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ جن کے نام وہاں مذکور نہیں[56]۔ اسی طرح اشاعرہ کے اقوال بھی ذکر کرتے ہیں[57]۔

۷۔ شیوخِ اشاعرہ سے ملاقات وخط وکتابت:

علامہ ابن حزم کے مصادرِ اشاعرہ میں ان کی اشاعرہ کے کئی ہم عصر شیوخ سے ملاقات، مناظرے اور خط وکتابت شامل ہیں۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

ا۔ علامہ ابن حزم نے معروف اشعری عالم، علامہ ابوالولید سلیمان بن خلف الباجی (م ۴۷۴ھ / ۱۰۸۱ء) سے نا صرف ملاقات کی بلکہ مناظرہ بھی کیا[58]۔

ب۔ ابوعبداللہ محمد بن عیسی صوفی البیری سے ابن حزم نے مریہ (Almeria) نامی علاقے میں ملاقات کی۔ وہ اسے مذہب مجسمہ کی طرف مائل بتلاتے ہیں[59]۔

ج۔ ابو الحسن علی بن حمزہ مرادی صقلی (م ۴۴۷ھ / ۱۰۵۵ء) نے ابن حزم کو اشاعرہ کے قرآن کے بارے میں موقف سے آگاہ کیا[60]۔

علامہ ابن حزم کے بقول ان کے زمانے میں اشاعرہ کا غلبہ بغداد اور بصرہ کے علاقوں میں تھا۔ پھر ان کا شیوع صقلیہ، قیروان (Kairouan) اور اندلس کے ممالک میں بھی ہو گیا تھا، جو بعد ازاں کمزور ہو گیا[61]۔

۳۔ مسلکِ کرّامیہ کے بیان میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم نے کرامیہ کے کسی بھی مصدر کا بیان اپنی کتاب "الفصل" میں نہیں کیا ہے البتہ وہ ابو عبد اللہ محمد بن کرّام (م ۲۵۵ھ / ۸۶۹ء)، بانی فرقہ کرّامیہ اور کرامیہ کے چند معتقدات کا ذکر ضرور کرتے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ کریں:

ا۔ محمد بن کرام کے نزدیک ایمان کی حقیقت صرف اقرار باللسان ہے، اگرچہ دل میں کفر کا عقیدہ ہی کیوں نہ باقی رہے[62]۔

ب۔ کرامیہ روزِ قیامت شفاعت کے وقوع کے قائل ہیں[63]۔

ج۔ کرامیہ میں سے ایک گروہ کا عقیدہ یہ ہے کہ منافق بھی مؤمن اور جنت کے حقدار ہیں[64]۔

۴۔ مسلکِ مرجئۃ الفقہاء کے بارے میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم کی کتاب "الفصل" مرجئۃ الفقہاء کے مصادر سے خالی ہے۔

۵۔ مسلکِ معتزلہ کے بارے میں "الفصل" کے مصادر:

"الفصل فی الملل والاہواء والنحل" میں علامہ ابن حزم مصادرِ معتزلہ پر کئی سابقہ مسالک کی بنسبت مفصل کلام کرتے ہیں۔ تفصیل ملاحظہ کریں:

ا۔ عمرو بن بحر الجاحظ معتزلی کی کتب:

معروف معتزلی عالم ابو عثمان عمرو بن بحر الجاحظ (م ۲۵۵ھ / ۸۶۹ء) کی درج ذیل کتب ابن حزم کی طرف سے بیان کردہ معتزلی مصادر میں بنیادی حیثیت کی حامل ہیں:

ا۔ البرھان:

علامہ جاحظ کی کتاب "البرھان" علامہ ابن حزم کے مطالعہ میں تھی اور وہ اس سے اللہ کی صفتِ تخلیق کے حوالے سے معتزلہ کا مسلک یوں نقل کرتے ہیں۔

"رأيت للجاحظ في كتابه البرهان لو ان سائلا سأله وقال: أيقدر الله تعالى على ان يخلق قبل الدنيا دنيا أخرى، فجوابه نعم"[65]

یعنی میں نے جاحظ کی کتاب البرھان میں دیکھا کہ اگر کوئی شخص اس سے دریافت کرے کہ آیا اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا کہ اس دنیا کی تخلیق سے قبل ایک دوسری دنیا تخلیق کر تا تو جاحظ کا جواب اثبات میں ہوتا۔

ب۔ المختار فی الرد علی النصاریٰ:

علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب میں چند مقامات پر علامہ جاحظ کی معروف کتاب "المختار فی الرد علی النصاری" سے بھی استفادہ کیا ہے لیکن اس کتاب کا حوالہ ذکر نہیں کیا ہے[66]۔

ج۔ جاحظ کی دیگر کتب:

علامہ ابن حزم نے "الفصل" میں علامہ جاحظ کی چند کتب کا ذکر کیا مگر ان کے نام بیان نہیں کیے۔ "شنع الشیعہ" نامی بحث میں علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ عمرو بن بحر جاحظ پر اگرچہ لغویات کا غلبہ تھا اور وہ گمراہ شخص تھا، لیکن اس کے باوجود ہم نے اس کی کتابوں میں یہ خرابی نہیں دیکھی کہ اس نے کوئی جھوٹ بات بیان کر کے اسے ثابت کرنے کی کوشش کی ہو۔ عبارت درج ذیل ہے:

"عمرو بن بحر الجاحظ، وهو ان كان أحد المجان، ومن غلب عليه الهزل وأحد الضلال المضلين۔۔۔فاننا ما رأينا له فی كتبه تعمد كذبته يوردها مثبتا لها" [67]

مذکورہ بالا عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جاحظ کی مزید کتب بھی ابن حزم کے مطالعہ میں تھیں، مگر انہوں نے ان کے اسماء کی تصریح نہیں کی۔

۲۔ ابو بکر احمد بن علی ابن الاخشیذ (م ۳۲۰ھ / ۹۳۲ھ) کی کتب:

"الفصل" میں ابو بکر احمد بن علی المعروف ابن الخشیذ معتزلی کی چند کتب کا حوالہ ملتا ہے مگر ان کے نام مذکور نہیں۔ علامہ ابن حزم کے بقول ان کے زمانے میں معتزلہ کے تین درج ذیل ائمہ موجود تھے اور معتزلہ کے تمام فرقے ان ہی کے پیروکار تھے:

۱۔ ابو بکر احمد بن علی ابن الاخشیذ (م ۳۲۰ھ / ۹۳۲ھ)

۲۔ ابو ہاشم جبائی (م ۳۲۱ھ / ۹۳۳ء)

۳۔ عبد اللہ بن احمد بن محمود بلخی کعبی (م ۳۱۹ھ / ۹۳۱ء)[68]

ابن الاخشیذ معتزلی سے متعلق عبارت ابن حزم درج ذیل ہے:

"رأيت لأبی بكر احمد بن علی بن بيغجور المعروف بابن الأخشيذ، وهو أحد أركان المعتزلة۔۔۔ فرأيت له فی بعض كتبه يقول: ان التوبة هی الندم فقط، وان لم ينو مع ذلک ترک المراجعة لتلک الكبيرة"۔ [69]

یعنی میں نے ابو بکر احمد بن علی بن بیغجور جو ابن الاخشیذ کی کنیت سے معروف ہیں اور معتزلہ کے ائمہ میں سے ایک ہیں، کی چند کتب میں لکھا دیکھا کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا محض ندامت کے اظہار کا نام ہے، اگرچہ توبہ کرنے والا اس کبیرہ گناہ کو دوبارہ نہ کرنے کی نیت نہ بھی کرے [تو تب بھی اس کی توبہ عند اللہ مقبول ہے]۔

۳۔ ابو العباس عبد اللہ بن محمد انباری شرشیر (م ۲۹۳ھ / ۹۰۶ء) کی کتاب:

ابو العباس عبد اللہ بن محمد انباری، جو ناشی اور شرشیر کے القابات سے معروف ہیں، ایک معتزلی عالم ہیں، ان کی کتاب "المقالات" "الفصل" کے معتزلی مصادر میں شامل ہے۔[70]

۴۔ابوہاشم عبد السلام بن ابو علی جبائی (م ۳۲۱ھ / ۹۳۳ء) کی کتب:

علامہ ابن حزم، شیخ المعتزلہ ابوہاشم عبد السلام جبائی کی چند کتب کا بلا اسماء ذکر کرتے ہیں۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں:

"رأيت لأبى هاشم عبدالسلام بن محمد بن عبدالوهاب الجبائى، كبير المعتزلة وابن كبيرهم--- رأيت له القطع فى كتبه كثيرا يردد القول بأنه يجب على الله أن يزيح علل العباد فى كل ما أمرهم به، ولا يزال يقول فى كتبه: ان أمركذا، لم يزل واجباً على الله تعالىٰ"۔ [71]

یعنی میں نے ابوہاشم عبد السلام بن محمد بن عبد الوہاب جبائی کو جو معتزلہ کا بڑا عالم اور ان کے بڑے عالم [ابو علی جبائی (م ۳۰۳ھ / ۹۱۶ء) کا بیٹا تھا، دیکھا وہ اپنی کتابوں میں بکثرت یہ بات دہراتا تھا کہ اللہ رب العزت پر لازم ہے کہ وہ ان تمام مامورات کہ جن کا اس سے اپنے بندوں کو حکم دے رکھا ہے، سے متعلق لوگوں کی دقتیں زائل کرے اور وہ اپنی کتابوں میں برابر کہتا رہتا تھا کہ فلاں امر ہمیشہ سے اللہ رب العزت پر واجب ہے۔

ابن حزم چند مزید مقالات پر ابوہاشم جبائی کے کلام کا بلا تصریح عنوانِ کتاب بھی حوالہ دیتے ہیں۔ [72]

۵۔نظام معتزلی کے شاگردوں کی کتب:

ابو اسحاق ابراہیم بن سیار نظام معتزلی (م ۲۳۱ھ / ۸۴۵ء) کی چند آراء ذکر کرنے کے بعد علامہ ابن حزم ان پر نقد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر نظام کی طرف منسوب یہ عجیب و غریب آراء میں نے اس کے قابل اعتماد شاگردوں کی کتابوں میں خود نہ دیکھی ہوتیں، تو میں کبھی بھی ان آراء کی نسبت نظام کی طرف درست نہ مانتا کیونکہ یہ آراء کسی ذی شعور شخص کی رائے نہیں ہو سکتی۔ عبارتِ ابن حزم ملاحظہ کریں:

"وهذه قصة لولا أنا وجدناها عنه من طريق تلاميذه المعظمين له، ذكروها فى كتبهم عنه، ما صدقناها على ذى مسكة من عقل" [73]

۶۔ابو عمرو احمد بن موسیٰ بن حدیر (م ۳۲۷ھ / ۹۳۹ء) کے خطوط:

علامہ ابن حزم نے شیخ المعتزلہ ابو عمرو احمد بن موسیٰ بن حدیر کے صفات الٰہیہ سے متعلق چند خطوط کا بھی تذکرہ کیا ہے، جو انہوں نے قاضی منذر بن سعید بلوطی (م ۳۵۵ھ / ۹۶۶ء) کو لکھے تھے [74]۔ یہ خطوط بھی "الفصل" کے مصادر معتزلہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۷۔اقوالِ معتزلہ:

علامہ ابن حزم نے ان متعدد مقامات پر معتزلہ کے موقف کو اپنی کتاب میں جگہ دی ہے۔ ان میں سے چند مقامات پر قائل کا نام بھی بیان کیا ہے، جب کہ اکثر مقامات پر اس کو محض معتزلہ کے موقف کے نام سے پیش کیا ہے۔ چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

ا۔ قاضی ضرار بن عمرو غطفانی معتزلی (م ۱۹۰ھ / ۸۰۵ء) کا مسلک [75]

ب۔ ابو علی جبائی کا موقف [76]

ج۔ ابوالہذیل محمد بن محمد علاف معتزلی (م ۲۳۵ھ / ۸۵۰ء) کا قول[77]

د۔ ابوالقاسم عبداللہ بن احمد بلخی کعبی (م ۳۱۹ھ / ۹۳۱ء) کا مسلک[78]

ہ۔ ابراہیم بن سیار نظامی معتزلی (م ۲۳۱ھ / ۸۴۵ء) کا موقف[79]

و۔ ہشام بن عمرو فوطی کی رائے[80]

ز۔ ابوالحسین عبدالرحیم بن محمد بن عثمان خیاط (م ۳۰۰ھ / ۹۱۲ء) کے اقوال[81]

ح۔ اسماعیل بن عبداللہ عینی کا قول[82]

ط۔ ابوجعفر صالح قبہ معتزلی کی رائے[83]

ی۔ شیوخ معتزلہ کے اقوال[84]

ک۔ معتزلہ کے اقوال[85]

۸۔ اسماعیل بن عبداللہ رعینی معتزلی سے معاصرت:

علامہ ابن حزم ظاہری نے ذکر کیا ہے کہ اسماعیل بن عبداللہ رعینی معتزلی ان کے ہم عصر تھے لیکن دونوں کے درمیان ملاقات نہیں ہوئی۔ ابن حزم سے منقول عینی کے اقوال و آراء بھی "الفصل" کے مصادرِ معتزلہ کا حصہ ہیں۔[86]

۶۔ مسلکِ مجسمہ کے بارے میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب "الفصل" میں مجسمہ کی کتب کا بالتصریح ذکر نہیں کیا ہے، البتہ وہ بعض مواقع پر معتقدات کی ابحاث کے ضمن میں مجسمہ کا موقف بیان کر دیتے ہیں، مثلاً الكلام فی التوحيد ونفی التشبيه، الكلام فی سميع بصيرو فی قديم اور الكلام فی الوجه واليد والعين وغیرہ جیسی ابحاث میں مجسمہ کا موقف بیان کر دیا گیا ہے۔[87]

۷۔ مسلکِ متکلمین کے بارے میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم نے متکلمین کے کلام اور اقوال کو بھی بطور مصدر بیان کیا ہے، مثلاً متکلمین کے نزدیک سوفسطائیہ کی تین اقسام وغیرہ[88]۔

۸۔ گمراہ صوفیاء کے بارے میں "الفصل" کے مصادر:

علامہ ابن حزم بیان کرتے ہیں کہ صوفیاء کا ایک گمراہ گروہ یہ عقیدہ رکھتا تھا کہ چند اولیاء (نعوذ باللہ) تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ وہ یہ بھی عقیدہ رکھتے تھے کہ ولایت کے اعلیٰ مراتب پر پہنچنے والے اولیاء سے شریعت کے احکامات مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ ساقط ہو جاتے ہیں، نیز ان کے لیے تمام حرام معاملات و اشیاء مثلاً زنا اور شراب حلال ہو جاتے ہیں۔ اس تفصیل کو بیان کرنے کے بعد علامہ ابن حزم ان میں سے ابن شمعون نامی شخص کے کلام کو پڑھنے کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ ابن حزم کے الفاظ درج ذیل ہیں:

"ادعت طائفة من الصوفية أن فی أولياء الله تعالىٰ من هو أفضل من جميع الأنبياء والرسل، وقالوا من بلغ الغاية القصوى من الولاية، سقطت عنه الشرائع كلها من الصلاة والصيام

والزكاة وغيرذلک، وحلت له المحرمات كلها من الزنا والخمر وغيرذلک۔۔۔ ورأيت لرجل منهم يعرف بابن شمعون كلاماً۔۔۔"[89]

۹۔ جاہل متکلمین کے مصادر:

علامہ ابن حزم متکلمین کے ایک گروہ کو جاہل قرار دیتے ہیں اور ان سے گفتگو اور ان کی کتب کے مطالعہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان کتب کے نام ذکر نہیں کرتے ہیں[90]۔

۱۰۔ متفرق مصادرِ ابن حزم:

ہم نے علامہ ابن حزم کی طرف سے بیان کردہ چند مصادر کو متفرق مصادر کے نام سے موسوم کیا ہے کیونکہ یہ مصادر کسی خاص مسلک کی طرف منسوب نہیں ہیں۔ تفصیل ملاحظہ کریں:

ا۔ محمد بن زکریا رازی (م ۳۱۳ھ / ۹۲۵ء) کی کتب:

ا۔ العلم الالٰہی:

العلم الالٰہی کے نام سے موسوم کتاب، جو ابو بکر محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے، کا ذکر بھی "الفصل" میں ملتا ہے۔ ابن حزم نے ایک سے زائد مقامات پر اس کتاب کا تذکرہ کیا ہے اور اس کے مندرجات پر تنقید بھی کی ہے۔ ابن حزم نے رازی کی اس کتاب کی تردید میں ایک کتاب بھی لکھی تھی، جس کا نام "**التحقيق فی نقض كتاب العلم الالٰہی لمحمد بن زكريا الطبيب**" ہے۔ اس کتاب کا ذکر خود ابن حزم "الفصل" میں کرتے ہیں۔[91]

ب۔ محمد بن زکریا رازی کی دیگر کتب:

ابن حزم کے ہاں محمد بن زکریا رازی کی چند مزید کتب کا بھی بلا تصریح اسماء تذکرہ ملتا ہے[92]۔

۲۔ علامہ سیبویہ (م ۱۹۰ھ / ۷۹۶ء) کی کتاب:

علامہ ابن حزم کی "الفصل" کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے معروف نحوی عالم ابو بشر عمرو بن عثمان جو سیبویہ کے لقب سے معروف تھے، کی معروف کتاب، "کتاب سیبویہ" کا بھی مطالعہ کیا ہوا تھا[93]۔

۳۔ مسئلہ خلافت سے متعلق کتب:

علامہ ابن حزم نے "الکلام فی الامامۃ" نامی فصل میں دو ایسی کتابوں کا ذکر کیا ہے کہ جن کے نام اور مصنفین کے نام بھی مذکور نہیں، محض ان کے موضوعات کا ذکر ملتا ہے۔

ا۔ ابن حزم لکھتے ہیں کہ ہمیں ایک اُردنی شخص کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ خلافت کو صرف اُمیہ بن عبد شمس کی اولاد تک محدود کرتا تھا اور اس بارے میں اس نے ایک کتاب بھی لکھی تھی۔

"وبلغنا عن رجل كان بالأردن يقول: لا تجوز الخلافة الا فی بنی أمية بن عبد شمس، وكان له فی ذلک تاليف مجموع" [94]

ب۔ ابن حزم ایک ایسی کتاب کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ جس کے مصنف کے نزدیک خلافت کے حقدار محض اولادِ ابو بکرؓ اور عمرؓ ہیں۔ یہ مصنف خود بھی اولادِ عمرؓ سے تعلق رکھتا تھا۔ علامہ لکھتے ہیں:

"روينا كتاباً مؤلفا لرجل من عمر بن الخطاب رضى الله عنه، يحتج فيه بأن الخلافة لا تجوز الا لولد أبى بكر و عمر رضى الله عنهما"[95]

۴۔ حضرت قتادہ، حسن بصری اور اسحاق بن راہویہ کے اقوال و مرویات:

علامہ ابن حزم نے معروف تابعی مفسرِ قرآن حضرت قتادہ بن دعامہ (م ۱۱۷ھ / ۷۳۵ء)، حضرت حسن بن یسار بصری (م ۱۱۰ھ / ۷۲۸ء) اور حضرت ابو یعقوب اسحاق بن راہویہ (م ۲۳۸ھ / ۸۵۳ء) کے اقوال اور مرویات کو بھی متعدد ابحاث کے ضمن میں "الفصل" میں جگہ دی ہے[96]۔ ان اقوال کو بھی الفصل "کے مصادر کا درجہ حاصل ہے۔

۵۔ اشعار شعراءِ عرب:

علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب "الفصل" میں متعدد مقامات پر معروف عرب شعراء کے اشعار سے استشہاد کیا ہے۔ شعراء کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ا۔ خلیفہ رابع، حضرت علی المرتضیٰؓ (م ۴۰ھ / ۶۶۱ء) کے اشعار[97]

ب۔ شعراءِ عرب کے سرخیل اور زمانۂ جاہلیت کے عربی شاعر امرؤالقیس بن حجر کندی (م ۵۶۵ء) کے اشعار[98]

ج۔ زیاد بن معاویہ المعروف نابغہ ذبیانی (م ۶۰۵ء) کے اشعار[99]

د۔ زمانۂ جاہلیت کے حکیم الشعراء، زہیر بن ابی سلمی مزنی (م ۶۰۹ء) کے اشعار[100]

ہ۔ حمید بن ثور بن عبد اللہ ہلالی عامری (م ۳۰ھ / ۶۵۰ء) کے اشعار[101]

و۔ اموی دور کے مشہور عیسائی شاعر، ابو مالک غیاث بن غوث تغلبی (م ۹۲ھ / ۷۱۰ء) جو اخطل کے لقب سے معروف تھے، کے اشعار[102]

ز۔ ابو نخیلہ بن حزن بن زائد الراجز (م ۱۴۵ھ / ۷۶۲ء) کے اشعار[103]

ح۔ ابو عبیدہ، معمر بن مثنی تیمی نحوی (م ۲۰۹ھ / ۸۲۴ء) کے اشعار[104]

ط۔ ابو تمام حبیب بن اوس بن حارث طائی (م ۲۳۱ھ / ۸۴۵ء) کے اشعار[105]

ی۔ عباسی دور کے معروف شاعر، ابو عبادہ ولید بن عبید بحتری (م ۲۸۴ھ / ۸۹۷ء) کے اشعار[106]

۶۔ "الفصل" کے دیگر مصادر:

مذکورہ سابقہ مصادر کے ماسوا ابن حزم چند مزید مصادر سے بھی استفادہ کرتے نظر آتے ہیں۔ ان مصادر میں ابن کلام کا دیگر افراد کے ساتھ کلام و مناظرہ، مشاہدہ، سماع اور خبر قابلِ ذکر ہیں:

ا۔ کلام و مناظرات ابن حزم:

علامہ ابن حزم کا مزاج مجادلانہ و مناظرانہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اکثر اوقات اپنی کتب میں بھی اسی طرزِ تخاطب کو اپناتے ہیں۔ وہ "الفصل" میں بھی کئی مقامات پر فریقِ مخاصم کے ساتھ اپنے کلام اور مناظروں کا تذکرہ کرتے ہیں۔

- ❖ علامہ ابن حزم عبد اللہ بن خلف مروان انصاری، عبد اللہ محمد سلمی کاتب اور محمد بن علی بن ابوالحسین اصبحی کے ساتھ اپنے مناظرے کا ذکر کرتے ہیں۔ ان حضرات کا موقف یہ تھا کہ یہ دنیا فانی اور اللہ رب العزت کی ہستی ابدی ہے مگر ان حضرات کے نزدیک ہستئ باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ نفس [یعنی جوہر]، مکان مطلق یعنی خلاء اور زمانِ مطلق بھی ابدی ہیں۔ ابن حزم کی رائے میں ان حضرات کا یہ موقف محمد بن زکریا رازی سے مستفاد ہے، جس کا ذکر وہ اپنی کتاب "العلم الالٰہی" میں کرتے ہیں۔[107]
- ❖ ابن حزم کا اس جماعت کے ساتھ مناظرہ جو اللہ تعالیٰ کے وجود کے تو قائل تھے مگر نبوت کا وجود تسلیم نہیں کرتے تھے[108]۔
- ❖ تورات کی عبارات کے تحریف شدہ ہونے سے متعلق علامہ ابن حزم نے اپنے زمانے کے معروف اندلسی یہودی عالم اسماعیل بن یوسف لاوی المعروف ابن النغریلہ کے ساتھ دو مرتبہ اپنے مناظرے کا احوال بیان کیا ہے۔ ان میں سے ایک مناظرہ ۴۰۴ھ میں ہوا۔[109]
- ❖ علامہ ابن حزم نے اسی یہودی شخص کے نظریات کی تردید کی خاطر ایک کتاب بھی لکھی جو "الرد على ابن النغريلہ اليهودی" کے نام سے معروف ہے[110]۔
- ❖ علمِ باری تعالیٰ کے ذاتِ باری سے جدا اور حادث ہونے کے نظریہ کے حامل افراد سے ابن حزم کا مناظرہ[111]
- ❖ اشاعرہ کے ساتھ ان کے خدائے تعالیٰ کی صفتِ علم کے موقف پر مناظرہ[112]
- ❖ اللہ رب العزت کی صفتِ علم کے بارے میں مخاصمین سے مناظرہ[113]
- ❖ بقول ابن حزم بعض حضرات مثلاً ابو علی جبائی معتزلی اور محمد بن طیب باقلانی کا موقف یہ ہے کہ جو شخص متعدد گناہوں کا ارتکاب کر چکا ہو، اس کی کسی ایک یا چند گناہوں کی توبہ اس وقت تک عند اللہ مقبول نہ ہو گی، جب تک وہ ارتکاب شدہ تمام گناہوں سے توبہ نہ کر لے۔ اس موقف کی تردید کی خاطر ابن حزم نے اس رائے کے حامیوں سے مناظرہ کیا[114]۔
- ❖ سلیمان بن خلف ابو الولید الباجی مالکی اندلسی سے مناظرہ[115]
- ❖ علامہ الباجی سے ابن حزم کے متعدد مناظرات ہوئے، جن کی تفصیل "مناظرات فی أصول الشريعة الاسلامية بين ابن حزم والباجی" میں موجود ہے[116]۔
- ❖ علامہ ابن حزم کا ان افراد کے ساتھ مناظرہ جو گناہ کے ارادے کو بھی گناہ کے ارتکاب کے برابر قرار دیتے تھے[117]۔
- ❖ صغیرہ گناہوں کے وجود کے منکرین کے ساتھ ابن حزم کا مناظرہ[118]

- اشاعرہ کے ساتھ طبائع کی تاثیر پر مناظرہ[119]
- تکافوادلہ کے مسئلے پر اسماعیل بن قداد طبیب یہودی کے ساتھ مناظرہ[120]

ب۔ مشاہدۂ ابن حزم:

مصادرِ "الفصل" میں سے ایک مصدر مشاہدہ بھی ہے۔ مثلاً ابن حزم کا اندلس میں موجود خارجی فرقے، اباضیہ کے اعمال وافعال کا مشاہدہ[121]۔

ج۔ بلوغِ خبر اور سماع:

علامہ ابن حزم کئی مسائل میں مخبر کی خبر کو بھی بطورِ مصدرِ معلومات استعمال کرتے ہیں[122]۔ اسی طرح وہ بعض مسالک کے مواقف کا علم، سماع سے بھی حاصل کرتے نظر آتے ہیں[123]۔

حاصل کلام:

الفصل فی الملل والاہواء والنحل" میں علامہ نے الہامی وغیر الہامی مذاہب اور ان کے ذیلی گروہوں کے شانہ بشانہ مسلم فرقوں کا ذکر کیاہے اور ان کے معتقدات پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ نیز ان میں سے اپنی رائے کے مطابق فاسد نظریات اور تعلیمات پر تفصیلی نقد کیاہے لیکن علامہ ابن حزم نے اس قدر کثرت سے اپنی کتاب کے مصادر کا ذکر نہیں کیاہے۔

- الہامی مذاہب میں سے یہودیت اور عیسائیت کے حوالے سے علامہ ابن حزم نے بھرپور انداز میں اپنے مصادر کا ذکر کیاہے۔
- علامہ ابن حزم یہودی مذہبی مصادر مثلاً تورات، عہد نامہ قدیم میں شامل دیگر کتبِ یہود اور تالمود کے جابجا اقتباسات اپنی کتاب میں نقل کرتے ہیں بلکہ وہ ان کتبِ یہود کے عبرانی نام بھی ذکر کرتے ہیں۔
- اسی طرح علامہ ابن حزم عیسائیت کی مذہبی کتب مثلاً اناجیل اور دیگر کتب کا بھی بھرپور انداز میں ذکر کرتے ہیں۔ "الفصل" میں بھی عیسائی مذہبی ادب کے نصی اقتباسات بکثرت ملتے ہیں۔ کتبِ نصرانیت کے لاطینی اسماء بھی یہاں مذکور ہیں۔
- غیر الہامی مذاہب کے حوالے سے ابن حزم اپنے مصادر کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔
- اسلامی مسالک میں بعض ابحاث میں مصادرِ ابن حزم کی تصریح اور بعض میں عدمِ تصریح ہوتی ہے۔
- بعض مقامات پر ابن حزم اپنے زیر مطالعہ کتاب اور اس کے مصنف دونوں کا ذکر کرتے ہیں اور بعض مقامات پر صرف کتاب یا صرف مصنف کے ذکر پر اکتفاء کرتے ہیں۔
- علامہ ابن حزم متعدد مقامات پر بلا تصریحِ مصدر، اقوال اور آراءِ مسلک کے ذکر کو کافی سمجھتے ہیں۔
- علامہ ابن حزم کے ہاں یہ اہتمام ضرور نظر آتا ہے کہ وہ معتقداتِ مسلک کو اسی مسلک کے علماء اور ان کی کتب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں۔

- ❖ چند مقامات پر مسالک کی طرف منسوب اقوال کا بلا حوالۂ مصنف و کتاب ذکر کیا گیا ہے مثلاً چند اقوالِ اشاعرہ میں یہ صورتِ حال نظر آتی ہے۔
- ❖ کتب کے مطالعہ کے ماسوا مسالک کے معروف افراد سے ملاقات، معاصرت، خط و کتابت، مناظرہ اور ان کے حوالے سے روایات سے استفادہ بھی منہج ابن حزم کا حصہ ہے۔

الغرض علامہ ابن حزم کا مصادر کے حوالے سے عمومی منہج، ذکرِ مصادر کا ہے۔

حوالہ جات

[1] یہ کتاب علامہ ابن حزم کی کتب میں سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس کتاب میں علامہ نے الہامی و غیر الہامی مذاہب اور اسلامی فرقوں کے عقائد کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر تبصرہ و نقد بھی کیا ہے۔

This book is one of the famous books of Allama Ibn Hazm in which he has described divine as well as non-divine religions in detail, besides this, the basic beliefs of Islamic sects followed by criticism and comments are also mentioned there.

[2] سرزمینِ اندلس کے فرزند علامہ ابو محمد علی بن احمد، ابن حزم ظاہری اندلسی (م456ھ/1064ء) کی ولادت قرطبہ، اندلس میں ہوئی۔ ان کی دینی، علمی اور سیاسی خدمات کی بدولت، انہیں ایک عبقری شخصیت قرار دیا جاتا ہے۔ ان کے آباؤاجداد کو اندلس میں ان کے حسب و نسب، علم و ادب اور شاہی خاندان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے ایک ممتاز مقام حاصل تھا۔ علامہ ابن حزم نے اندلس میں بڑے زور و شور سے ظاہری مسلک کی ترویج و اشاعت کی، اس مسلک کو حیاتِ نو بخشی اور اس کی تنقیح و تہذیب کی۔ نیز اس کی شاعت کی خاطر متعدد کتب تصنیف کیں۔ ان کی وفات سن 456ھ/1064ء میں ان کے آبائی علاقے منت لیشم میں ہوئی۔ (شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، (م748ھ)، <u>سیر اعلام النبلاء</u>، (لبنان: مؤسسۃ الرسالۃ، طبع سوم، 1985ء) 1/184)

Allama Abu Muhammad Ali ibn Ahmad, son of the soil of Andalus, Ibn Hazm Zahiri Andalusi (456 AH/1064 AD) was born in Cordoba, Andalus. He is entitled as a dynamic genius personality for his religious, educational, and political services. His forefathers had a distinguished status in the royal family of Andalusia owing to their literary as well as a prestigious family background. Allama Ibn Hazm promoted Zahiri'ya school of thought with a great zeal and effort in the region and also refined and reconstructed this school of thought and to promote his school of thought, he published various books. He died in the year 456 AH/1064 AD (Shams al-Din Muhammad bin Ahmad Dhahbi, (d. 748 A.H.), <u>*Siyar al-Alam al-Nubala*</u>, (Lebanon: Muassisah al-Risalah, 3rd edition, 1985) 1/184)

[3] الزلزال، ۹۹:۷۔

Al-Zilzal,7:99.

[4] جمال الدین محمد بن مکرم ابن منظور افریقی (م۷۱۱ھ/۱۳۱۱ء)، <u>لسان العرب</u>، (لبنان: دار صادر، طبع سوم، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء) ۴/ ۸۴۴، ۹۴۴۔

Jamal al-Din Muhammad b. Mukarram ibn Manzoor Al-afriqi (d. 711 AH/1311 AD), Lisan al Arab, (Lebanon: Dar Sadir, 3rd edition, 1414 AH/1993 AD) 4/844, 944.

[5] ابو محمد علی بن احمد ابن حزم، الفصل فی الملل والاھواءوالنحل، تحقیق محمد ابراہیم نصر، عبد الرحمان عمیرہ، (لبنان: دار الجیل، ۱۴۰۵ھ) ۱/ ۱۹۷-۱۹۹۔

Abu Muhammad Ali Ibn Ahmad Ibn Hazm, al-Fisal fi al-Milal wa al-Ahwa wa al-Nihal, Research: Muhammad Ibrahim Nasr, Abd al-Rahman Umira, (Lebanon: Dar al-Jial, 1405 AH) 1/197-199.

[6] اس مقام پر یہ وضاحت بھی ملحوظ رہے کہ طوالت سے بچنے کی خاطر جدول میں علامہ ابن حزم کی کتاب "الفصل" میں مذکور ہر ایک یہودی مصدر کے تمام حوالہ جات کو بیان کرنے کا التزام نہیں کیا گیا ہے بلکہ منتخب حوالہ جات کو بیان کیا گیا ہے۔

At this point, it should be kept in mind, that in order to avoid length, the table is not encompassing all the references of each Jewish source mentioned in the book "Al-Fisal" by Allama Ibn Hazm, but only the selected ones are entailed.

[7] "سِفُر" [سین کی زبر اور فاء کے سکون کے ساتھ] کا لفظ اسم مفرد ہے جس کے معنی یہودی مذہب کی کتاب کے آتے ہیں۔ اس کی جمع "اسفار" مستعمل ہے۔ (ابن منظور، لسان العرب، ۴/ ۳۷۰)

The word "*sifr*" [with *fatḥah* of *sīn* and *sukūn* of *fā*] is a singular noun meaning a book of the Jewish religion. Its plural is "Asfār". (Ibn Manzoor, Lisan al-Arab, 4/370)

[8] علامہ ابن حزم کی طرف سے ذکر کردہ تمام عربی اسماء کتبِ تورات وانجیل کے معروف اُردو نام کیتھولک اردو بائبل (کلام مقدس، کاتھولک، بائبل کمیشن پاکستان، مطبوعہ پاکستان بائبل سوسائٹی، لاہور، اشاعت دہم، ۲۰۱۱ء) اور انگریزی نام کیتھولک انگریزی بائبل (The Holy Bible, The New Revised Standard version, Catholic Edition, Theological Publications in India, Bangalore, 2016) سے ماخوذ ہیں۔

The Urdu translated version consulted by the researchers to translate Arabic names of Torah and Injil books mentioned by Ibn Hazm is "Kalm-e-Muqaddas, Catholic Bible mission Pakistan, published by Pakistan Bible Society, Lahore, 10th edition, 2011) and consulted English translation is from "The Holy Bible, The New Revised Standard version, Catholic Edition, Theological Publications in India, Bangalore, 2016)

[9] علامہ ابن حزم نے ایک موقع پر "سفر التثنیہ" کے لیے "سفر التکرار" کی اصطلاح استعمال کی ہے۔ (ابن حزم، الفصل فی الملل والاھواءوالنحل، ۱/ ۲۹۹)

At one place, Allama Ibn Hazm has used the term *Sifr-al-Takraar* for *Sifr-al-Tathniya* (Ibn Hazm, al Fisal fi al-Milal wa al-ahwa wa al-Nihal, 1/299)

[10] کتاب مزامیر کا قرآنی نام "زبور" مستعمل ہے۔ مثلاً دیکھیں (سورۃ النساء، ۴: ۱۶۳)

The Quranic title for the book of *Mazamir* is *Zabur*. See for instance: Surah Al-Nisa 4: 163

[11] محققین کے زیرِ مطالعہ نسخہ کے مطابق علامہ ابن حزم نے یہودی کتاب مقدس، "کتاب حزقیال" کا نام "کتاب حزقیا" اور "کتاب زکریاہ" کا نام "کتاب زخریا" ذکر کیا ہے۔ (ابن حزم، الفصل فی الملل والاھواء، ۱/ ۳۱۱، ۲/ ۱۸)

According to researchers, Allama Ibn Hazm has used the Jewish holy book, Book of *Hizqial* with the name of Book of *Hizqiya* and Book of *Zakariya* with the title of Book of *Zakhriya* (Ibn Hazm, al-Fisal, 1/311 & 2/18)

[12] علامہ ابن حزم نے "الفصل" میں تلمود کی ایک کتاب کا نام "شعر توما" ذکر کیا ہے۔ دراصل یہ لفظ "شعر توما" کی بجائے "سفر یوما" ہے، جو مشنہ تلمود کے باب پنجم کا نام ہے ("عدنان المقرانی، نقد الادیان عند ابن حزم الاندلسی، (امریکہ: المعہد العالمی للفکر الاسلامی، طبع اول، ۱۴۲۹ھ/۲۰۰۸ء)۲۱۷)

Allama Ibn Hazm in his book, *al-Fisal* has mentioned *"Shi'r Tomah"*as a book of Talmud. This term in fact, is *"Sifr Youma"* instead *"Shi'r Tomah"* which is the title of the fifth chapter of Mishnah Talmud . (Adnan al-Maqrani, Naqd al-Adyan by Ibn Hazm al-Andalusi, (USA: Al-Ma'had al-Alami li al-fikr al-Islami, 1st edition, 1429 AH/2008 (217)

[13] تاریخ یوسیفوس الیہودی کے مصنف یوسیفس فلاویوس (Flavius Josephus) (م ۱۰۰ء) ہیں یہ کتاب ۱۸۷۲ء میں بیروت سے شائع ہوئی تھی۔

The Book,*Taarikh-e-Usifos al-Yahudi* is authored by Flavius Josephus (d. 100 AD) and was published from Beirut in 1872 AD.

[14] "الافرکسیس" سے علامہ ابن حزم کی مراد "اعمال الرسل" نامی کتاب ہے۔ "افرکسیس" یونانی زبان سے ماخوذ لفظ ہے (مقرانی، نقد الادیان، ۱۱۸)

"Al-Aamal al-Rusul" is the book mentioned by Ibn Hazm as "Al-Ifriksis". Ifriksis is a word derived from Greek language. (Maqrani, Naqd al-Adyan, 118)

[15] محولہ بالا۔

Ibidem.

[16] محولہ بالا۔

Ibidem.

[17] ابن حزم، الفصل، ۱/۲۰۶۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 1/206.

[18] محولہ بالا۔

Ibidem.

[19] ابن حزم، الفصل، ۲/ ۲۷۱۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 2/271.

[20] ایضاً، ۲/ ۲۶۵، ۲۷۱، ۲۹۱-۲۹۴، ۳۵۹، ۳/ ۷۔

Ibid, 2/265, 271, 291-294, 359, 3/7.

[21] مثال کے طور پر ملاحظہ کریں۔ ابن حزم، الفصل، ۱/ ۱۱۲، ۱۲۹، ۲۲۸، ۳۱۳، ۲/ ۹۱، ۳۷۲، ۳/ ۳۵، ۶۴، ۱۰۱، ۴/ ۶۷، ۱۱۲، ۱۷۸، ۵/ ۱۰۵، ۱۷۷، ۲۳۹، ۲۷۴۔

See, for example, Ibn Hazm, al-Fisal, 1/112, 129, 228, 313, 2/91, 372, 3/35, 64, 101, 4/67, 112, 178, 5/105, 177, 239, 274.

[22] مثال کے طور پر ملاحظہ کریں۔ ابن حزم، الفصل، ۱/ ۱۸۸، ۳۱۳، ۳۱۸-۳۱۹، ۳۲۰، ۲/ ۲۴۵، ۳۴۵، ۳۴۹-۳۵۰، ۳۵۵-۳۵۶، ۳۶۸، ۳/ ۲۶۹، ۲۷۰، ۴/ ۲۸، ۵۶، ۱۴۸، ۵/ ۱۱۳، ۱۱۶، ۲۲۰، ۲۴۳۔

See for instance, Ibn Hazm, al-Fisal, 1/188, 313, 318, 319-320, 2/245, 345, 349-350, 355-356, 368, 3/269, 270, 4/28, 56, 148, 5/113, 116, 220, 243.

[23] ابن حزم، الفصل، ۲/ ۲۳۱۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 2/231.

[24] ایضاً،۱/ ۱۴۲،۱۴۵،۳/ ۲۵۔

Ibid, 1/142, 145, 3/25.

[25] ایضاً،۳/ ۲۴۶۔

Ibid, 3/246.

[26] مثال کے طور پر دیکھیں ابن حزم، الفصل،۲/ ۳۰۳،حاشیہ نمبر ۵۸۔

See for example: Ibn Hazm, al-Fisal, 2/303, gloss no. 58.

[27] صالح بن ضیف اللہ بن عواض حمیدی، منہج ابن حزم فی دراسۃ الفرق من خلال کتاب الفصل فی الملل والنحل (پی ایچ ڈی مقالہ، غیر مطبوع)(جامعہ ام القری،مکہ مکرمہ، سعودی عرب،۱۴۲۹ھ)۲۶۴

Retrieved on 18th May, 2016, from

http://libback.uqu.edu.sa:81/ArcMateViewer/viewer.aspx?fl=futxt/7242.pdf

Saleh b. Zaifullah b. Awad Humaidi, Manhaj Ibn Hazm fi Dirasah al-Firaq min khilaal Kitab al-Fisal fi al-Milal wa al-Nihal (unpublished PhD Dissertation, Umm al-Qura University, Makkah, Saudi Arabia, 1429 AH) 264. Retrieved on 18th May, 2016, from

http://libback.uqu.edu.sa:81/ArcMateViewer/viewer.aspx?fl=futxt/7242.pdf

[28] پی۔ایچ ڈی مقالہ“منہج ابن حزم ففی دراستہ الفرق من خلال کتاب الفصل فی الملل والنحل ص۲۷۹ کے محقق کے نزدیک “الفصل”میں محض ایک شیعہ کتاب “المیزان”کا ذکر ملتا ہے۔ محقق کا یہ دعویٰ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتا۔ہماری تحقیق کے مطابق “الفصل”میں چار شیعہ کتب کا ذکر موجود ہے۔

According to the researcher of the Ph. D. thesis, Manhaj Ibn Hazm fi Dirasah al-Firaq min khilaal Kitab al-Fisal fi al-Milal wa al-Nihal p. 279, only one Shiite book, “Al-Mizan” is mentioned in “Al-Fisal”. This claim of the researcher is not evident according to us, as per our research, four Shia books are mentioned in "Al-Fisal".

[29] ابن حزم، الفصل،۴/ ۱۵۷،۵/ ۶۵۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 4/157, 5/65.

[30] ایضاً،۵/ ۴۷۔

Ibid, 5/47.

[31] محولہ بالا۔

Ibidem.

[32] ابن حزم، الفصل،۴/ ۱۵۷۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 4/157.

[33] ایضاً،۵/ ۳۷۔

Ibid, 5/37.

[34] ایضاً،۵/ ۳۸۔

Ibid, 5/38.

[35] ایضاً،۵/ ۵۳۔

Ibid, 5/53.

[36] منہج ابن حزم فی دراسۃ الفرق من خلال کتاب الفصل فی الملل والنحل (غیر مطبوع پی ایچ ڈی مقالہ)،۲۷۹۔

Manhaj Ibn Hazm fi Dirasah al-Firaq min khilal Kitab al-Fisal fi al-Milal wa al-Nihal min khilal (unpublished PhD Dissertation), 279.

[37] ابن حزم، الفصل،۴/ ۱۱۷۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 4/117.

[38] ایضاً،۵/ ۵۱۔

Ibid, 5/51.

[39] منہج ابن حزم فی دراسۃ الفرق من خلال کتاب الفصل فی الملل والنحل،۲۷۰۔

Manhaj Ibn Hazm fi Dirasah al-Firaq, 270.

[40] ایضاً،۲۷۱۔

Ibid, 271.

[41] ایضاً،۲/ ۳۰۳،۵/ ۷۶۔

Ibid, 2/303, 5/76.

[42] ایضاً،۲/ ۳۲۲۔

Ibid, 2/322.

[43] ایضاً،۵/ ۸۴،۸۷،۹۰-۹۲۔

Ibid, 5/84, 87, 90-92.

[44] ایضاً، ۵/ ۸۵۔

Ibid, 5/85.

[45] ایضاً، ۲/ ۳۰۳۔

Ibid, 2/303.

[46] ایضاً،۵/ ۱۰۹۔

Ibid, 5/109.

[47] ایضاً، ۵/ ۹۲۔

Ibid, 5/92.

[48] ایضاً، ۴/ ۱۷۹،۵/ ۱۰،۸۴،۱۲۵۔

Ibid, 4/179, 5/10, 84, 125.

[49] ایضاً،۵/ ۱۲۵۔

Ibid, 5/125.

[50] ایضاً،۵/ ۹۴-۹۵۔

Ibid, 5/94-95.

[51] ایضاً،۲/ ۳۰۳؛۴/ ۵؛۵/ ۸۶۔

Ibid, 2/303, 4/5, 5/86.

52 ایضاً،۲/ ۳۵۱، ۵/ ۶، ۷۷-۷۹۔

Ibid, 2/351, 5/6, 77-79.

53 ایضاً،۵/ ۷۹۔

Ibid, 5/79.

54 ایضاً،۲/ ۳۰۳۔

Ibid, 2/303.

55 ایضاً،۳/ ۲۴۶؛۵/ ۷۶۔

Ibid, 3/246, 5/76.

56 ایضاً،۲/ ۳۰۳؛۵/ ۷۷،۸۵۔

Ibid, 2/303, 5, 77, 85.

57 ایضاً،۴/ ۱۰۱،۱۲۴، ۵/ ۸۲،۸۴،۱۷۰، ۲۳۳، ۲۴۲۔

Ibid, 4/101, 124, 5/82, 84, 170, 233, 242.

58 ایضاً،۵/ ۷۴،۷۷۔

Ibid, 5/74, 77.

59 ایضاً،۵/ ۷۴۔

Ibid, 5/74.

60 ایضاً،۵/ ۸۱۔

Ibid, 5/81.

61 ایضاً،۵/ ۷۳۔

Ibid, 5/73.

62 ایضاً،۲/ ۲۶۶۔

Ibid, 2/266.

63 ایضاً،۴/ ۱۱۱۔

Ibid, 4/111.

64 ایضاً،۵/ ۷۴۔

Ibid, 5/74.

65 ایضاً،۵/ ۶۱۔

Ibid, 5/61.

66 محمود علی حمایہ، ابن حزم ومنہجہ فی دراستہ الادیان،(مصر: دار المعارف، طبع اول،۱۹۸۳ء)۱۲۱-۱۲۲۔

Mahmood Ali Himayah, Ibn Hazm wa Manhajuhu fi Dirasah al-Adyan, (Egypt: Dar al-M'aarif, 1st edition, 1983 AD) 121-122.

67 ابن حزم، الفصل،۵/ ۳۹۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 5/39.

68 ایضاً،۵/ ۷۰-۷۱۔

Ibid, 5/70-71.

69 ایضاً،۴/ ۱۰۷۔

Ibid, 4/107.

70 ایضاً،۵/ ۶۱۔

Ibid, 5/61.

71 ایضاً،۵/ ۶۷۔

Ibid, 5/67.

72 ایضاً،۵/ ۶۸،۸۳،۱۲۵۔

Ibid, 5/68, 83, 125.

73 ایضاً،۵/ ۷۱۔

Ibid, 5/71.

74 ایضاً،۵/ ۷۰۔

Ibid, 5/70.

75 ایضاً،۴/ ۱۱۷۔

Ibid, 4/117.

76 ایضاً،۵/ ۱۳۔

Ibid, 5/13.

77 ایضاً،۲/ ۳۸۴۔

Ibid, 2/384.

78 ایضاً،۲/ ۳۸۵۔

Ibid, 2/385.

79 ایضاً،۵/ ۳۹،۷۰،۱۷۳،۲۵۲۔

Ibid, 5/39, 70, 173, 252.

80 ایضاً،۵/ ۲۶۔

Ibid, 5/26.

81 ایضاً،۵/ ۶۹۔

Ibid, 5/69.

82 ایضاً،۵/ ۶۶۔

Ibid, 5/66.

83 ایضاً،۵/ ۷۱۔

Ibid, 5/71.

84 ایضاً،۵/ ۷۰۔

Ibid, 5/70.

85 ایضاً،۲/ ۲۸۷،۳۴۸،۵/ ۶۸۔

Ibid, 2/287, 348, 5/68.

86 ایضاً،۵/ ۶۶۔

Ibid, 5/66.

87 ایضاً،۲/ ۲۷۷،۳۰۹،۳۱۱،۳۴۷۔

Ibid, 2/277, 309, 311, 347.

88 ایضاً،۱/ ۴۳،۵/ ۱۹۶،۲۲۳۔

Ibid, 1/43, 5/196, 223.

89 ایضاً،۵/ ۹۷۔

Ibid, 5/97.

90 ایضاً،۵/ ۲۳۷۔

Ibid, 5/237.

91 ایضاً،۵/ ۱۹۷؛ابو بکر محمد بن زکریا رازی، رسائل فلسفیہ، اہتمام: لارنس ایم کراؤس (مصر، مطبعہ بول باربیہ، ۱۹۳۹ء)۱/ ۱۶۸۔

Ibid, 5/197; Abu Bakr Muhammad bin Zakaria Razi, Rasa'il Phalsaphiyya, Edited by: Lawrence M. Krauss (Egypt, Bol Barbia Press, 1939 AD) 1/168.

92 ابن حزم، الفصل،۵/ ۱۹۷۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 5/197.

93 ایضاً،۵/ ۱۳۹-۱۴۰۔

Ibid, 5/139-140.

94 ایضاً،۴/ ۱۵۴۔

Ibid, 4/154.

95 محولہ بالا۔

Ibidem.

96 ایضاً،۳/ ۲۷۳،۴/ ۶۳،۱۲۴۔

Ibid, 3/273, 4/63, 124.

97 ایضاً،۵/ ۴۷۔

Ibid, 5/47.

98 ایضاً،۵/ ۱۱۵۔

Ibid, 5/115.

99 ایضاً،۵/ ۱۱۶۔

Ibid, 5/116.

100 ایضاً،۳/ ۹۴۔

Ibid, 3/94.

101 ایضاً،۵/ ۱۱۶-۱۱۷۔

Ibid, 5/116-117.

[102] ایضاً،۳/ ۲۶۱۔

Ibid, 3/261.

[103] ایضاً،۴/ ۹۳۔

Ibid, 4/93.

[104] ایضاً،۴/ ۹۴۔

Ibid, 4/94.

[105] ایضاً،۵/ ۱۰۱۔

Ibid, 5/101.

[106] ایضاً،۵/ ۴۷۔

Ibid, 5/47.

[107] ایضاً،۱/ ۳۷-۳۸، ۷۳۔

Ibid, 1/37-38, 73.

[108] ایضاً،۱/ ۱۳۳۔

Ibid, 1/133.

[109] ایضاً،۱/ ۲۲۵،۲۴۵ ۔

Ibid, 1/225, 245.

[110] ابن حزم اندلسی، الرد علی ابن النغریلۃ الیہودی، تحقیق:ڈاکٹر احسان عباس،(مصر: مکتبہ دار العروبہ،۱۹۶۰ء)۔

Ibn Hazm, Al-Rad 'Ala Ibn ibn al-Naghrila al-Yahudi, Research: Dr. Ehsan Abbas, (Egypt: Dar Al-Arooba publisher, 1960 AD).

[111] ابن حزم، الفصل،۲/ ۲۹۳۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 2/293.

[112] ایضاً،۲/ ۳۰۳۔

Ibid, 2/303.

[113] ایضاً،۲/ ۳۸۱۔

Ibid, 2/381.

[114] ایضاً،۳/ ۲۸۶۔

Ibid, 3/286.

[115] ایضاً،۵/ ۷۷۔

Ibid, 5/77.

[116] عبد المجید ترکی، مناظرات فی أصول الشریعۃ الاسلامیۃ بین ابن حزم والباجی، مترجم عربی و محقق:ڈاکٹر عبد الصبور شاہین،(لبنان، دار العرب الاسلامی، طبع اول،۱۹۸۶ء)۔

Abd al-Majid Turki, Munazrat fi Usool- al Shariyah al-Islamiya bain ibn Hazm wa al-Baji, Arabic translator and researcher: Dr. Abd al-Sabur Shaheen, (Lebanon, Dar al-Arab al-Islami, 1st edition, 1986 AD).

[117] ابن حزم، الفصل، ۴/ ۹۱۔

Ibn Hazm, al-Fisal, 4/91.

[118] ایضاً، ۵/ ۸۸۔

Ibid, 5/88.

[119] ایضاً، ۵/ ۱۱۵، ۱۸۵۔

Ibid, 5/115, 185.

[120] ایضاً، ۵/ ۲۵۴۔

Ibid, 5/254.

[121] ایضاً، ۵/ ۵۱۔

Ibid, 5/51.

[122] ایضاً، ۵/ ۵۰، ۶۷، ۹۱، ۱۴۴۔

Ibid, 5/50, 67, 91, 144.

[123] ایضاً، ۵/ ۸۸۔

Ibid, 5/88.